Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Urdu Writing Skills

رپورٹ

for

SSC-II, HSSC-I

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

CamScanner

تاریخ: ___ ___ ___

س. آپ کے علاقے میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ اخبار کے مدیر کے نام ان سے متعلق ایک رپورٹ تحریر کریں۔

رپورٹ

عنوان: اخبار کے مدیر کے نام بڑھتی وارداتوں کے متعلق

بخدمت جناب مدیر اعلیٰ! روزنامہ ا-ب-ج

السلام علیکم!

محترم جناب مدیر اعلیٰ صاحب! میں شہر ا-ب-ج کے ایک مقامی کالج کا طالب علم ہوں۔ آج میں آپ کے توسط سے ایک اہم بات ارباب اقتدار تک پہنچانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے آج کل شہر کے لوگ شدید خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ بات یہ ہے کہ گزشتہ چند ماہ سے ہمارے شہر میں چوری و ڈکیتی کی وارداتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے شہریوں کے جان و مال کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان وارداتوں کو روکنے میں مقامی پولیس بالکل بے بس نظر آتی ہے

Study Bees official

Scanned with CamScanner

CamScanner

تاریخ: ______

گزشتہ دو ماہ کے دوران جرائم میں بے پناہ اضافہ ہوا
ہے مقامی پولیس اسٹیشن کے اعداد و شمار کے
مطابق جرائم میں ۹۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ان
وارداتوں کی وجہ سے علاقہ مکینوں کو لاکھ
کروڑ کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس کے
علاوہ دو بینک لوٹنے اور اغوا برائے تاوان
کی بھی چار ایف۔ آئی۔ آر ہو چکی ہیں۔
درج بالا جرائم کی روک تھام میں پولیس
کی کارکردگی صفر ہیں۔ شہر میں 200 وارداتیں ہو چکی
ہیں لیکن ان میں سے صرف کچھ لوگوں کو اپنا چوری
شدہ مال واپس ملا ہے ان جرائم کے بڑھنے کی بڑی وجوہات
بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری، بڑھتی لالچ اور پولیس کی غیر ذمہ دارانہ
رویہ ہے اگر ان جرائم پر قابو نہ پایا گیا تو جرائم کی یہ آگ پورے شہر
کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔
آپ سے گزارش ہے کہ اس رپورٹ کو اپنے اخبار میں شائع کریں تاکہ
ارباب اقتدار اس پر توجہ کریں اور جرائم کی روک تھام کے لیے اقدامات کریں

والسلام
خبر اندیش
ل۔م۔ن

۳ فروری ۲۰۲۴ء

Study Bees official
Scanned with CamScanner
CamScanner

Answer the Question/(Part) at the space specified. اپنے جوابات (سوالات اور اجزا کے لیے) مخصوص جگہ پر تحریر کریں۔

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 1) حصہ (سوئم)

رپورٹ نگاری

عنوان: پاکستان میں ڈینگی بخار کا پھیلاؤ اور حفاظتی تدابیر

رپورٹ برائے مقامی اخبار

پاکستان میں ڈینگی بخار ایک سنگین ہوائی صحت کا مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ خاص طور پر مون سون کے موسم میں جب مچھروں کی افزائش بڑھ جاتی ہے ہر سال ہزاروں افراد اس وائرس سے متاثر ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس رپورٹ میں ہم ڈینگی کے پھیلاؤ، اس کی وجوہات، اثرات اور حفاظتی تدابیر پر روشنی ڈالیں گے تاکہ عوام میں شعور پیدا کیا جا سکے۔

ڈینگی کے پھیلاؤ کی وجوہات

ڈینگی وائرس ایڈیز ایجپٹی نامی مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ عام طور پر صاف پانی میں افزائش پاتے کھڑے پاتا ہے۔ پاکستان میں درج ذیل عوامل اس بیماری کے بڑھنے کا سبب بنتے ہیں

- نکاسی آب کے ناقص انتظامات اور بارش کے بعد کھڑے پانی کے ذخائر
- گھروں اور گلیوں میں کوڑا کرکٹ اور پانی کا جمع ہونا
- عوام میں آگاہی کی کمی اور حفاظتی تدابیر اختیار نہ کرنا
- متاثر افراد کی نقل و حرکت سے وائرس کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا

studybeesofficial

CUTTING LINE

CamScanner

Answer the Question/(Part) at the space specified. اپنے جوابات (سوالات اور جزکے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔

حصہ (سوئم)

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 2)

ڈینگی بخار کی علامات

ڈینگی بخار کی ابتدائی علامات عام بخار سے مشابہت رکھتی ہیں تاہم اس کی شدت زیادہ ہو سکتی ہے

- تیز بخار (102 - 105 ڈگری)
- شدید سر درد اور آنکھوں کے پیچھے درد، جسم جوڑوں اور پٹھوں میں شدید تکلیف
- متلی اور قے، جلد پر سرخ دھبے
- بعض اوقات خون بہنے کی شکایت

ڈینگی سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر

چونکہ ڈینگی کا کوئی مخصوص علاج نہیں ہے اس لیے احتیاطی تدابیر ہی محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ ہیں

- گھروں، دفاتر اور عوامی مقامات پر پانی کھڑا نہ ہونے دیں
- مچھروں کے خاتمے کے لیے اسپرے اور دھونی کا استعمال کریں
- پانی ذخیرہ کرنے والوں کو ڈھانپ کر رکھیں
- صبح و شام کے وقت پورے بازو والے کپڑے پہنیں تاکہ مچھروں کے کاٹنے سے محفوظ رہا جا سکے

حکومتی اقدامات اور عوامی ذمہ داری

حکومت پاکستان اور متعلقہ ادارے ہر سال ڈینگی کے خلاف مہم چلاتے ہیں جس میں اسپرے، آگاہی مہمات اور طبی سہولیات کی فراہمی شامل ہیں۔ تاہم عوام کو بھی چاہیے وہ بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور ڈینگی کے انسداد میں بھرپور کردار ادا کریں۔

studybeesofficial

CUTTING LINE

CamScanner

Answer the Question/(Part) at the space specified. اپنے جوابات (سوالات اور جزو کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔

حصہ (سوئم)

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 3)

نتیجہ

ڈینگی بخار سے بچاؤ ممکن ہے اگر ہم بحیثیت قوم صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں اور مچھروں کی افزائش کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں اس حوالے سے میڈیا، تعلیمی ادارے اور حکومت مل کر ایک مضبوط حکمت عملی اپنا سکتے ہیں تاکہ یہ بیماری جڑ سے ختم ہو سکے

یہ رپورٹ عوامی آگاہی کے لیے لکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس سے لوگ ڈینگی سے بچاؤ کے مؤثر اقدامات کرنے کی طرف راغب ہوں گے

studybeesofficial

CamScanner

رپورٹ نویسی

رپورٹ انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ اخباری اور صحافتی حوالے رپورٹ سے مراد خبر ہے۔ کسی واقعے، حادثے، تقریب، جلسے یا واردات کا سچا بیان کہ آنکھوں کے سامنے سارا واقعہ آجائے رپورٹ کہلاتا ہے۔ یہ ایسی تحریر ہوتی ہے جو منظم شکل میں خاص مقصد کے ساتھ حقائق اور اعداد و شمار پر مشتمل ہو رپورٹ کہلاتی ہے۔ رپورٹ لکھتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

۱۔ جس واقعے کی رپورٹ لکھنا مقصود ہو اسے سچ سچ اور سادہ انداز میں بیان کیا جائے۔

۲۔ سادہ زبان میں رپورٹ لکھی جائے۔ بلاوجہ کی رنگ آمیزی اور مبالغہ نہ کیا جائے۔

۳۔ بیان پُر اثر، دل چسپ اور سادہ ہو۔

۴۔ رپورٹ لکھتے ہوئے واقعات کی ترتیب اور تسلسل کا خیال رکھا جائے۔

۵۔ جزئیات پر خاص توجہ دی جائے۔

۶۔ تفصیلات بیان کرتے ہوئے غیر ضروری باتوں کو بیان نہ کیا جائے۔

۷۔ رپورٹ پیراگراف میں لکھنی چاہئے۔

۸۔ عملی زندگی میں اگر رپورٹ لکھی جائے اور ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر ہو تو تحریر صاف اور خوش خط ہونی چاہیے۔

رپورٹ نگاری کی اقسام / انداز

۱۔ اخباری رپورٹ	۲۔ موسم کی رپورٹ	۳۔ سروے رپورٹ
۴۔ تحقیقی رپورٹ	۵۔ کارکردگی کی رپورٹ	۶۔ واقعاتی رپورٹ۔
۷۔ تجزیاتی رپورٹ		

رپورٹ 01 — ٹریفک حادثے کی رپورٹ

یکم جولائی ۲۰۲۴

پچھلے دنوں گرمیوں کی چھٹیوں میں میں اپنے گاؤں جا رہا تھا۔ میں جس بس میں سوار تھا اس کی رفتار بہت زیادہ تھی۔ یوں لگتا تھا کہ ڈرائیور بس چلا نہیں رہا بلکہ اڑائے لے جا رہا تھا۔ اچانک ایک موڑ پر سامنے سے ایک اور لاری تیز رفتار سے آ رہی تھی۔ ہماری بس کے ڈرائیور سے موڑ کاٹتے ہوئے بس سنبھلی نہیں اور سڑک کے کنارے پر موجود پودوں کو کچلتی ہوئی کھیتوں میں گھس گئی۔ ڈرائیور نے بس کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن بس الٹ گئی۔ سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو بس سے باہر نکلنے کا موقع ہی نہ ملا۔ عورتوں اور بچوں کے رونے کی آوازیں کلیجہ چیر رہی تھیں۔

بس کھیت میں الٹنے کی وجہ سے کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن بہت سے لوگوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ کئی لوگوں کے سر پھٹے۔ دو نوجوانوں کے بازو ٹوٹ گئے۔ ایک سواری کا پاؤں سیٹ کے نیچے ایسا پھنسا کہ اس کی ٹانگ پاؤں کے قریب سے ٹوٹ گئی۔ قریب کی دیہاتی آبادی فوراً حادثے کو مقام پر پہنچ گئی۔ کچھ لوگوں نے 1122 پر کال کر دی تھی لیکن ایمبولنس کے آنے سے پہلے ہی لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت امدادی کاروائیاں شروع کر دی تھیں۔ زخمیوں کو بس سے نکالا جانے لگا۔ میں خود شدید زخمی تھا، سر پھٹا ہوا تھا لیکن اللہ کے کرم سے ہوش و حواس میں تھا۔ دو لوگوں نے مجھے بس کے اندر سے کھینچ کر نکالا اور ایک

CamScanner

کپڑے سے میرے سر کو سختی سے باندھ دیا اور ایک درخت کے نیچے لٹا دیا۔ دو نوجوان بڑی پھرتی سے بس سے نکالے جانے والے زخمیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ وہ میرے پاس بھی آئے اور مجھے پانی پلایا، میری حالت تسلی بخش پا کر مجھے حوصلہ دیا اور دوسرے زخمیوں کی امداد کے لیے نکل گئے۔ اتنی دیر میں 1122 والے بھی پہنچ گئے اور زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دے کر ایمبولنس میں ڈال کر قریبی شہر کے ہسپتال میں پہنچانا شروع کر دیا۔ ایک گھنٹے کی مسلسل امدادی کارروائیوں کے بعد تمام زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 02	**ڈینگی کی وجوہات اور تدارک کے حوالے سے رپورٹ**

5 جنوری، 2024

پاکستان کے مختلف شہر ایک بار پھر ڈینگی کی زد میں ہیں اور یہ مرض وبائی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کراچی سے پشاور تک ہزاروں لوگ اس کا شکار ہو چکے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس مرض سے متاثر ہونے والے افراد کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے اور 50 سے زائد افراد کی موت واقع ہو چکی ہے۔ قومی ادارۂ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق سندھ میں چار ہزار، پنجاب میں تین ہزار اور خیبر پختونخواہ میں تین ہزار کیسز کا رپورٹ ہوئے ہیں۔

ڈینگی بخار ایک خاص قسم کے مادہ مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ یہ مچھر انسانی خون کے سفید خلیات کو متاثر کرتا ہے اور ان خلیات کی تعداد تیزی سے کم ہونے لگتی ہے۔ اگر بروقت طبی امداد نہ ملے تو ڈینگی کا مرض جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔

ایسی صورتِ حال میں جہاں ہمیں گھریلو سطح پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی ضرورت ہے وہیں پر حکومت کو بھی سنجیدگی سے اس کے تدارک کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ ڈینگی کے حوالے سے آگاہی مہم چلا کر گھر گھر اس کے نقصانات سے لوگوں کو آگاہ کرے، تحصیل اور ضلع کی سطح پر ڈینگی کے حوالے سے سیمینار کرائے جائیں۔ ہسپتالوں میں ہنگامی بنیادوں پر ڈینگی کے مریضوں کے لیے وارڈ مختص کیے جائیں۔ گھریلو سطح پر الگ اقدامات کی ضرورت ہے۔ گھروں کی چھتوں پر بارشی پانی کی نکاسی کا اچھا انتظام ہونا چاہیے۔ گملوں اور روم کولروں کے پانی پر نظر رکھنی چاہیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں شہری اس سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں وہیں پر حکومت بھی اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کرے۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 03	**معاشرے میں غلط رسومات کی رپورٹ**

2 فروری، 2024

حال ہی میں ایک تکلیف دہ تجربہ ہوا۔ ہمارے محلے میں ایک خاصا امیر گھرانہ آباد ہے جو موقع بے موقع، وقت بے وقت اپنی امارت کی نمائش کرتا رہتا ہے۔ کل ان کی بیٹی کی شادی تھی۔ گزشتہ کئی دنوں سے انہوں نے بلند، بے ہنگم اور واہیات موسیقی سے پورا محلہ سر پر اٹھا رکھا تھا۔ انھیں نہ تو اس بات کا خیال تھا کہ نماز کا وقت ہے اور نہ ہی اس بات کی پرواہ تھی کہ محلے میں کوئی بیمار بھی ہو سکتا ہے۔ پانچ دنوں میں انہوں نے مختلف رسومات ادا کیں۔ ڈھولکی، مایوں، تیل، مہندی سب کئی دنوں تک ہوتا رہا۔ آخر میں انہوں نے جہیز کی نمائش کی اور محلے کے ہر گھر میں پیغام بھجوایا کہ آکر جہیز دیکھ لیں۔ اس قسم کی نمود و نمائش سے ان لوگوں پر کیا گزرتی ہوگی جو غربت کی وجہ سے بیٹیوں کی شادیاں نہیں کر پا رہے اور جن کی بیٹیاں گھروں میں بوڑھی ہو رہی ہیں۔ انہوں نے اپنا فالتو کھانا بھی گھر سے باہر پھینک دیا جو کئی دن تک کتے بلیلاں کھاتے رہے۔ ہمارے ہاں تو حالات یہ ہیں کہ ہم کسی کی موت ہو جائے تو ناک اونچی رکھنے کے لیے نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ ہماری دوسری گلی میں ایک شیخ صاحب کا انتقال ہوا۔ قل والے دن یوں لگ رہا تھا جیسے شادی ہو۔ دیگیں پک رہی تھیں، ٹینٹ لگے ہوئے تھے۔ دعا کے بعد لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑے۔

برے رسم و رواج نے معاشرے کو سولی پر لٹکا رکھا ہے۔ ہم بڑے فخر سے خود کو مسلمان کہتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے احکامات

CS CamScanner

کیا ہیں۔ اب بہت ضروری ہو چکا ہے کہ ان فضول رسموں کے شکار لوگوں کو سمجھایا جائے اور ان رسموں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 04	**یونی ورسٹیوں میں سیاست پر رپورٹ**

5 جنوری، 2025

پچھلے دنوں اخبار میں یونیورسٹی کے حوالے سے خبر آئی تھی کہ دو طلبہ تنظیموں میں کسی معمولی بات پر جھگڑا شروع ہوا اور پھر نوبت فائرنگ تک آگئی جس سے کئی نوجوان زخمی ہوئے۔ یہ دونوں طلبہ تنظیمیں طلبہ کی نمائندہ کم اور دو مختلف سیاسی پارٹیوں کی نمائندہ زیادہ بن چکی ہیں۔ آج کل کی سیاست وہ سیاست نہیں رہی جو ماضی میں ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ ملکی تاریخی سیاست میں طلبہ کا بہت مثبت کردار رہا ہے۔ میں خود جب طالب علم تھا تو سیاست میں بھرپور حصہ لیتا تھا۔ اب حالات بہت بگڑ چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ باقاعدہ قانون سازی کی جائے۔ تعلیمی اداروں میں اصلاحات نافذ کی جائیں تا کہ طلبہ تنظیمیں ایک ضابطۂ اخلاق کے تحت کام کریں اور تشدد کا راستہ نہ اپنائیں۔ سیاستدان اپنی پارٹی اور ذاتی مفادات کے لیے نوجوانوں کو اکساتے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح نے نوجوانوں کو سیاست میں الجھانے کی بجائے ان کی کردار سازی پر زور دیا تھا کیونکہ دور حاضر میں صورتحال مختلف ہے۔ یہ سیاسی جماعتیں اور کئی مذہبی جماعتیں مذہب کے نام پر نوجوانوں کو استعمال کرتی ہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے طلبہ و طالبات کو ایسی منفی سیاست سے دور رکھا جائے۔ نوجوان قوم کا مستقبل ہیں، قوم کے بہتر مستقبل کے لیے نوجوانوں کو پڑھ لکھ کر آگے بڑھنا بہت ضروری ہے۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 05	**ٹریفک کے مسائل پر رپورٹ**

4 فروری، 2025

ٹریفک حادثات کا اصل سبق تیز رفتاری ہے۔ ہر شخص جلدی اپنی منزل پر پہنچنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتا ہے اور حادثہ کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے تدارک کے لیے بھی چاہیے کہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام اور خواص پر نوجوانوں کو دل میں یہ بات بٹھائی جائے کہ تیز رفتاری بہت بڑے نقصان کا سبب بنتی ہے۔ زندگی بہت قیمتی چیز ہے اس لیے ہمیں وقت سے پہلے گھر سے نکلنا چاہیے۔ اگر ہم کالج 15 منٹ میں پہنچ سکتے ہیں تو گھر سے ہمیں آدھا گھنٹہ پہلے نکلنا چاہیے۔

ٹریفک حادثات کی ایک اور بڑی وجہ ہماری سڑکیں ہیں۔ ہماری سڑکوں پر تین گاڑیاں مشکل سے گزر سکتی ہیں اور یک طرفہ نظام بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے سامنے سے آنے والی گاڑیوں کی ذرا سی غلطی سے حادثہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہماری سڑکیں کشادہ ہونی چاہیے۔ آنے جانے کے لیے علیحدہ علیحدہ سڑکیں ہونی چاہیے۔ سڑکوں کے درمیان میں مین ہول نہیں ہونے چاہیے اور بڑی سڑکوں پر سپیڈ بریکر بھی ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کسی سڑک پر سپیڈ بریکر بنانا ضروری ہے تو اسے قاعدے کے مطابق بنایا جائے اور ٹریفک سگنل آویزاں ہونے چاہیے۔ میرے خیال میں ہماری ٹریفک پولیس بھی ان حادثات کی ذمہ دار ہے۔ ہمارے نوجوان ایک مرتبہ ٹریفک اشارے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں تو وہ پولیس کی مٹھی گرم کر کے نجات حاصل کر لیتے ہیں اور اس طرح سے ان کے ذہن میں یہ بات پختہ ہو جاتی ہے کہ اگر اس کی جیب میں پیسے ہیں تو کوئی اسے پکڑ نہیں سکتا۔ اس لیے وہ بار بار قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ایک نہ ایک دن حادثے کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پڑھے لکھے لڑکے پولیس میں بھرتی کیے جائیں، ان کی بھرپور ٹریننگ کی جائے اور مناسب اور پرکشش تنخواہیں مقرر کی جائیں تا کہ آج کے دور میں ان کا گزارا باعزت طریقے سے ہو سکے اور وہ رشوت کی طرف مائل نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری ٹریفک پولیس کے حالات یکسر بدل جائیں گے اور بڑے سے بڑے آدمی کو ٹریفک کے قوانین کی پابندی کرنا پڑے گی۔

ٹریفک کی قوانین سے لاعلمی بھی ٹریفک حادثات کا سبب بنتی ہے اس لیے ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے لوگوں کو ٹریفک کے قوانین سمجھائے جائیں،

CS CamScanner

سکولوں اور کالجوں میں ایک لازمی مضمون کے طور پر اسے پڑھایا جائے۔ میرے خیال میں بہت سے پیدل چلنے والوں کو بھی سڑک کراس کرنے کے اصول معلوم نہیں ہوتے اور اس وجہ سے وہ حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر تیز رفتار اور سست ٹریفک کے لیے الگ الگ سڑکیں بنائی جائیں تو حادثات کی شرح کم ہو سکتی ہے۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 06 | امتحان میں نقل کے بڑھتے ہوئے رجحان پر رپورٹ

7 مارچ، 2025

ہمارے ملک میں امتحانات میں دولت، طاقت اور دھمکی کی بل بوتے پر نقل کا شرمناک اور خطرناک بازار گرم ہے جو ہمارے ملک و قوم کے صاحبان اختیار، ماہرینِ تعلیم اور تعلیمی اداروں کے مالکان اور اساتذہ کے لیے بلکہ پوری قوم کے لیے نہ صرف لمحۂ فکر ہے بلکہ باعثِ شرم ہے۔ نقل کے اس گھناؤنے اور شرمناک کاروبار میں ہم سب کسی نہ کسی طرح ملوث ہیں اور شریک جرم ہیں۔ ہم نہ صرف علم کے تقدس اور قدر و قیمت کو پامال کر رہے ہیں بلکہ یہ وطن کے ساتھ بھی غداری ہے۔ نقل میں ساتھ دینے والا، نقل کرنے والا اور نقل کروانے والا سب اپنی اپنی جگہ پر برابر کے مجرم اور گنہگار ہیں۔

نقل کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کی سب سے بڑی وجہ موبائل فون اور انٹرنیٹ کا استعمال ہے۔ رات گئے تک بچے کیبل پر مختلف فلمیں دیکھتے ہیں اور امتحان کی تیاری نہیں کرتے۔ ان وجوہات کی بنا پر سوائے اس کے اور کوئی طریقہ کار رہ نہیں جاتا کہ ایک امیدوار نقل لگا کر اپنے امتحان پاس کرے۔ آج کل طلبہ میں یہ رجحان خطرناک اور تشویش ناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ اگر اس رجحان کے سامنے کوئی بند نہ باندھا گیا اور اس کو روکا نہ گیا اور اس کی تدارک کے لیے سنجیدہ کوششیں اور ٹھوس اقدامات نہ کیے گئے تو یقین جانیے ملک اور قوم کا مستقبل تباہی سے دوچار ہو جائے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ضروری اقدامات اور انتظامات کریں اور تعلیمی اداروں اور کمرہ امتحان میں ایسے اقدامات کیے جائیں کہ نقل کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکا جا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے والدین، اساتذہ اور سربراہانِ ادارہ سب کو اپنی اپنی جگہ پر اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقے سے انجام دینی ہوں گی۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 07 | شاپنگ بیگ کے استعمال اور نقصانات کے حوالے سے رپورٹ

9 جنوری، 2025

حکومت پنجاب نے شاپنگ بیگ پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لیے اس پابندی کے خلاف مال روڈ لاہور میں فیکٹری سمیت دیگر فیکٹریوں کے مالکان اور مزدوروں کی جانب سے ایک شدید احتجاج کا مظاہرہ کیا گیا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد پنجاب اسمبلی کے سامنے نعرہ بازی کرتی رہی۔ جب اس واقعے کے پس منظر کو سمجھنے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ شاپنگ بیگ انڈسٹری سے تقریباً ساڑھے تین لاکھ لوگ منسلک ہیں جو بے روزگار ہو جائیں گے اور شاپنگ بیگ پر پابندی کا فیصلہ ایک بڑے معاشی بحران کو جنم دے گا۔ ان لوگوں کی بات اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن شاپنگ بیگ سے ہونے والا نقصان اس معاشی بحران سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔

ایک تو پاکستان میں کئی فیکٹریاں اور کارخانے جو شاپنگ بیگ بناتے ہیں وہ رجسٹرڈ نہیں ہیں یعنی غیر قانونی طور پر بنائے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تعداد ملک میں کافی ہو چکی ہے۔ دوسرا محکمہ ماحولیات کے مطابق پلاسٹک کا استعمال ماحولیاتی آلودگی ک ایک بڑا سبب ہے۔ اکثر پلاسٹک ہسپتالوں سے اٹھایا جاتا ہے جن میں مختلف کیمیکلز اور ادویات کی باقیات ہوتی ہیں۔ اس پلاسٹک کو ریسائیکلنگ کے مراحل سے گزار کر شاپنگ بیگ بنائے جاتے ہیں۔ ریسائیکلنگ کے دوران جس درجہ حرارت پر یہ چیزیں بنائی جاتی ہیں اس سے جراثیم اور بیکٹیریا نہیں مرتے۔

پلاسٹک بیگ زمین میں دبانے کے باوجود تحلیل نہیں ہوتے۔ تقریباً ہر سال ایک لاکھ کے قریب سمندری حیات جن میں ڈالفن، کچھوے، ویل مچھلی اور پینگوئن شامل ہیں وہ پلاسٹک کی وجہ سے مر جاتے ہیں کیونکہ وہ انہیں خوراک سمجھ کر کھا جاتے ہیں جو ان کی موت کا سبب بنتے ہیں۔ پلاسٹک بیگ سیوریج کے سسٹم

CamScanner

کو بھی خراب کرتے ہیں اور نالیاں اور پائپ لائن اس کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہم پلاسٹک کے بیگ میں بازار سے لائی ہوئی چیزوں کو گرم کر کے استعمال کرتے ہیں جس سے کچھ کیمیکل کھانے کے اندر رہ جاتے ہیں جو مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق انسانی جسم میں مائیکرو پلاسٹ نہ صرف شامل ہے بلکہ ہر انسان اوسطاً ہر ہفتے پانچ گرام پلاسٹک کھاجاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک کریڈٹ کارڈ کے برابر پلاسٹک پاکستانی کی غذا کا حصہ بن جاتا ہے جو خاصا تشویش ناک ہے۔ ایسی صورتحال میں جہاں پلاسٹک کی وجہ سے انسانی جان کو ایسا شدید خطرہ لاحق ہو تو اس سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ شاپنگ بیگ بنانے والی فیکٹریوں کے بند ہونے سے پیدا ہونے والا معاشی بحران برداشت کر لیا جائے۔ اس کے لیے بہتر ہے کہ ان بیگوں کی جگہ پر کپڑے کے بیگ اور کاغذ کے بیگ استعمال کیے جائیں اور حکومت ان فیکٹریوں کے مالکان کی مدد کرے تو یہ کاغذ اور کپڑے کے بیگ بنانے کی صنعت کو فروغ دے سکتے ہیں۔ ضروری ہے کہ حکومت عملی قدم اٹھائے اور جامع منصوبہ بندی کرے۔ امید ہے کہ اس رپورٹ کے چھپنے سے صارفین کے اور فیکٹری مالکان کے تحفظات بھی دور ہو جائیں گے اور ایک ماحول دوست فضا قائم ہو گی۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 08	خود ساختہ مہنگائی کے حوالے سے رپورٹ

4مارچ،2024

پچھلے کئی سالوں سے مہنگائی میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اشیائے خوردونوش مہنگی ہو رہی ہیں۔ انسان باقی چیزوں کی خرید تو روک سکتا ہے لیکن پیٹ پر تو انسان کا بس نہیں چلتا۔ انسان نے دو وقت کا کھانا تو کھانا ہے۔ یہ ہر شخص کی بنیادی ضرورت ہے۔ ایسی صورتحال میں روزمرہ استعمال کی چیزوں کا مہنگا ہونا اور وہ بھی خوردنوش کی چیزوں کا ظلم سے کم نہیں۔ حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر چون فروش نظر انداز کر دیتے ہیں اور اپنی مرضی کے نرخ مقرر کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مارکیٹ میں ہر دکاندار کی اپنی قیمت ہے۔ حکومت وقت کی جانب سے مقرر کردہ نرخوں کی کوئی پابندی نہیں کر رہا۔ اگر دکانداروں سے شکایت کی جائے کہ یوٹیلٹی سٹور پر تو اس چیز کی یہ قیمت ہے تو آپ زیادہ قیمت کیوں لگا رہے ہیں تو آگے سے انتہائی بے نیازی اور بد تمیزی سے یہ جواب سننے کو ملتا ہے کہ آپ وہاں سے جا کر لے لیں، یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اور اگر ان سے ریٹ لسٹ کا مطالبہ کیا جائے تو آگے سے جواب آتا ہے کہ آئے روز ریٹ بدلتے ہیں اس لیے ریٹ لسٹ ہمارے پاس نہیں ہے۔ دوسری جانب یوٹیلٹی سٹورز پر کوئی چیز دستیاب نہیں ہوتی اور دکاندار سستے داموں سٹور سے چیزیں خرید کر اپنی دکانوں میں بھر لیتے ہیں اور پھر انہیں مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں اور کوئی ان دکانداروں کو پوچھنے والا نہیں ہے۔

ہماری حکام بالا سے درخواست ہے کہ ضلعی سطح پر تنظیمیں مقرر کی جائیں جو وقتاً فوقتاً بازاروں اور مارکیٹوں کا جائزہ لیں اور دکانداروں سے روزمرہ کی بنیاد پر ریٹ لسٹ لگانے کا مطالبہ کریں کہ عوام کو ان نرخوں پر چیزیں میسر رہیں جو حکومت وقت کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یوٹیلٹی سٹور کا بھی جائزہ لیں اور ایک مقررہ مقدار سے زیادہ چیزیں فروخت کرنے پر پابندی عائد کریں تاکہ دکاندار حضرات یہاں سے چیزیں اٹھا کر اپنی دکانوں میں ذخیرہ نہ کر سکیں۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

رپورٹ 09	نوجوانوں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے حوالے سے رپورٹ

3ستمبر،2024

منشیات کا زہر ہمارے ملک کے افراد کے رگوں میں تیزی سے اتر رہا ہے اور خاص طور پر نوجوان طبقہ اس لعنت میں گرفتار ہو رہا ہے۔ منشیات کی کئی صورتیں ہیں جن میں سگریٹ، شراب، افیون، چرس پرانے زمانے سے چلی آ رہی ہیں اور جدید زمانے میں ایک نئی لعنت ہیروئن کی صورت میں ہمارے معاشرے میں داخل ہو چکی ہے اور نوجوان تیزی سے اس کے عادی ہو رہے ہیں۔ یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ نوجوانوں کا منشیات کی طرف رجحان کیوں بڑھتا جارہا ہے؟ اس کے بے شمار معاشی، معاشرتی، سماجی اسباب ہیں جن میں ذہنی پریشانیاں، ناکامیاں، محرومیاں، بے روزگاری، معاشرتی عدم استحکام اور ناانصافی جیسے عناصر

CamScanner

نوجوانوں کو اس حد تک مایوس کر دیتے ہیں کہ انہیں بہتری کی کوئی صورت جب سامنے نظر نہیں آتی تو وہ نشے کی طرف مائل ہو کر اس میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ ہمیں اس مسئلے کی سنگینی کو سمجھنا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ پانی سر سے گزر جائے ہمیں اپنے طور پر اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی اور نوجوان نسل کی بہتری اور تربیت کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

■

رپورٹ 10	گورنمنٹ ہسپتالوں میں ادویہ کی عدم فراہمی پر رپورٹ

7 نومبر، 2024

پچھلے دنوں اپنے ایک عزیز کو سول ہسپتال لے جانے کا اتفاق ہوا۔ ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے کے بعد جب ڈاکٹر کے لکھے ہوئے نسخے کے مطابق ڈسپنسری پر جانے کا اتفاق ہوا تو ہر دوائی کے جواب میں کہا گیا کہ یہ یہاں موجود نہیں ہے، باہر سے خریدیں۔ میرے قریب ایک اور صاحب کھڑے تھے۔ میرے تاثرات دیکھ کر وہ بولے کہ بھائی صاحب یہاں تو ہر وقت یہی صورتحال رہتی ہے۔ دوائیں ہوتی ہی نہیں۔ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ دوائیں یہ چھپا لیتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں کہ ختم ہو گئی ہیں۔ اگر کوئی سفارش ہو یا مریض ان کا قریبی رشتہ دار ہو تو وہ دوا نکل آتی ہے۔ عام مریضوں کے استفسار پر یہی جواب ملتا ہے کہ دوائیں ختم ہو گئی ہیں، آپ باہر سے خریدیں۔

گورنمنٹ ہسپتالوں کی صورتحال اور ناقص انتظام کے پیشِ نظر امرا تو اپنے مریض یہاں لاتے نہیں۔ یہاں پر وہی لوگ آتے ہیں جو پرائیویٹ ہسپتالوں کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا یہ ہسپتال انتظامیہ، ڈاکٹر اور ڈسپنسری والوں کے ہر قسم کے رویوں کو برداشت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جبکہ دوسری جانب سرکاری ہسپتالوں میں سرکار کی جانب سے عام عوام کے لیے جو ادویات مہیا کی جاتی ہیں وہ یہ لوگ میڈیکل سٹوروں پر بیچ کر اپنی جیب بھرتے ہیں جبکہ عوام یہ ادویات جو ہسپتال سے مفت مل سکتی ہیں باہر کے میڈیکل سٹوروں سے مہنگے داموں خریدنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حکومت سے درخواست ہے کہ اس کا سخت نوٹس لے تاکہ عام آدمی سکھ کا سانس لے سکے۔

رپورٹر

ا۔ب۔ج

■

رپورٹ 11	سیلاب کی تباہ کاری پر رپورٹ

5 جولائی، 2024

گزشتہ سال جس طرح دریائے راوی بپھرا تھا اور اس کی طغیانی اور سیلاب نے ارد گرد کے دیہاتوں کو اپنا نرغے میں لے لیا تھا تو سب سے پہلے جو گاؤں اس سیلاب کو شکار ہوا وہ ہمارا گاؤں تھا۔ ہم لوگ رات کے وقت سوئے ہوئے تھے کہ پانی کی بلند لہروں نے ہمیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ پہلے بارش اور آندھی کا طوفان آیا اور اس طوفان کے ساتھ ہی لہریں ہمارے مکانوں سے یوں ٹکرانے لگیں جیسے کوئی عالمِ غضب میں اپنا سر ٹکراتا ہے۔ رات کا وقت، تاریکی کی حکمرانی، ہوا کا زور، بارش کی شدت اور دریا کی طغیانی نے ہمیں اس قدر پریشان اور بے بس کر دیا کہ ہمیں موت سامنے نظر آنے لگی اور ہم نے پہلی بار دل سے اللہ کو پکارا اور اس کی مدد کو اپنا آخری سہارا سمجھا۔

پانی کی لہریں مکانوں کی کھڑکیوں سے کمرے میں داخل ہو گئیں، ہمارے گھر کے اندر تین تین فٹ پانی بھر گیا۔ ہم نے تمام سامان وہیں چھوڑا اور چھت پر پناہ لی۔ اس طرح چار دن گزر گئے۔ جہاں تھے وہیں بیٹھے رہے۔ نہ کچھ کھانے کے لیے نہ پینے کے لیے۔ گاؤں کے تمام کچے مکان ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ میں نے دیکھا کہ بعض لوگ اپنے گھروں کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے تھے انہوں نے اپنے گھروں میں لگے ہوئے درختوں پر پناہ لے رکھی تھی۔ ہمارے گاؤں کو بیشتر آبادی ویرانے میں بدل گئی تھی۔ ہم چھتوں پر بیٹھے پانی کے اترنے کی دعائیں کر رہے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کئی لاشوں اور کئی جانوروں کو پانی کی لہروں پر بہتے ہوئے دیکھا۔ یہ بڑا ہی دلخراش منظر تھا۔ ایک دن ایک ہیلی کاپٹر فضا میں نمودار ہوا۔ اس نے کھانے پینے کی چیزیں گرائیں۔ ہم نے کئی دن کے بعد حکومت کی امداد

CS CamScanner